اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / چوتھا اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 14/مئی 2024ء بمطابق ۵/ذیقعد ۱۴۴۵ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	توجہ دلاؤ نوٹس۔	04
3	دعائے مغفرت۔	07
4	رخصت کی درخواستیں۔	08
5	قومی مالیاتی کمیشن این ایف سی ایوارڈ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	21
6	آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔	21

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 14/مئی 2024ء بمطابق ۵/ذیقعد ۱۴۴۵ھ۔

بوقت صبح 11 بجکر 50 منٹ پر زیرصدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَاِنَّ مِنۡ اَھۡلِ الۡکِتٰبِ لَمَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡھِمۡ خٰشِعِیۡنَ لِلّٰہِ لا لَا

یَشۡتَرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ط اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ

الۡحِسَابِ ۝۱۹۹ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَ رَابِطُوۡا قف

وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝۲۰۰ ع

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۱۹۹ اور ۲۰۰﴾

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور کتاب والوں میں بعضے وہ بھی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور جو اُترا تمہاری طرف اور جو اُترا اُن کی طرف، عاجزی کرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خریدتے اللہ کی آیتوں پر مول تھوڑا یہی ہیں جن کے لئے مزدوری ہے ان رب کے ہاں بیشک اللہ جلد لیتا ہے حساب۔ اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَـزَاکَ اللّٰہ. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم. فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

محترمہ فرح عظیم شاہ: السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ اجلاس کا ٹائم جو تھا وہ گیارہ بجے کا تھا جناب اسپیکر! اگر ٹائم کی قدر نہ کی جائے تو وہ قومیں کبھی بھی ترقی نہیں کرتیں۔ اور اب آپ دیکھیں کہ ٹائم کیا ہو رہا ہے، تقریباً بارہ بجنے کو ہے۔ اور اجلاس کا ٹائم گیارہ بجے تھا اور ہم گیارہ بجے سے انتظار کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل اِس میں کوئی دورائے نہیں ہیں۔ تقریباً دس بجے یا گیارہ بجے جو بھی ٹائم ہوتا ہے، میرے خیال کے مطابق گیارہ means کہ گیارہ بجے کو اجلاس شروع ہو جانا چاہئے۔ any way ہماری ریکوئیسٹ ہوگی تمام معزز اراکین سے kindly ٹائم کی پابندی کیا کریں۔ مہربانی کر کے مُجھے ذرا اَب اسمبلی کی کارروائی پڑھنے دیں پھر اسکے بعد آپ بیٹھک کرلیں۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔ جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر۔ وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائیں گے کہ بلوچستان میں حالیہ طوفانی بارشوں کے نتیجے میں صوبہ بھر بالخصوص ضلع پشین اور چمن میں سیلابی ریلوں اور ژالہ باری کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو شدید مالی اور جانی نقصانات اُٹھانا پڑے، خاص طور پر اِنکے باغات اور فصلات تقریباً تباہ ہوگئی ہیں۔

جناب اسپیکر: ترین صاحب! sorry to disturb you. جی منسٹر فار ریونیو! یہ جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے یہ آپ سے متعلق ہے، kindly سُنیں اور آپ نے اِسکا جواب دینا ہے۔ kindly اصغر علی ترین صاحب! آپ دوبارہ اسٹارٹ کریں دوبارہ پڑھیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائیں گے کہ بلوچستان میں حالیہ طوفانی بارشوں کے نتیجے میں صوبہ بھر بالخصوص ضلع پشین اور چمن میں سیلابی ریلوں اور ژالہ باری کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو شدید مالی اور جانی نقصانات اُٹھانا پڑے، خاص طور پر اِنکے باغات اور فصلات تقریباً تباہ ہوگئی ہیں۔ چونکہ علاقے کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش زمینداری اور کاشتکاری پر منحصر تھا۔ اِس تباہی سے وہ نانِ شبینہ کے محتاج ہوگئے ہیں۔ مزید براں غربت کے باعث علاقے کے لوگ کچے گھروں میں رہائش پذیر تھے۔ مذکورہ طوفانی بارشوں کے باعث اُن کے گھر بھی مکمل منہدم ہوگئے ہیں اور اس وقت کھلے آسمان تلے ٹینٹوں میں رہائش پذیر ہیں۔ لہٰذا حکومت نے

مذکورہ علاقوں کے عوام کی بحالی اور مالی وامداد کی بابت اب تک جو اقدامات اُٹھائے گئے ہیں اسکی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! اس پر کچھ روشنی مزید ڈالنا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو؟

جناب اسپیکر: جی بتایئے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! پہلے بھی دو ڈھائی سال قبل ایک بارش کا سلسلہ چل پڑا اُس میں کافی نُقصانات ہوئے۔ چونکہ کافی عرصہ پچیس تیس سال کے بعد ایک سیلاب کی شکل میں بارشیں ہوئی ہیں جن سے کافی نُقصانات ہوئے ہیں۔ اُس وقت کی جو حکومت تھی، ہم اُسوقت بھی اپوزیشن بینچز میں تھے۔ ہماری اُس وقت گزارش یہ تھی کہ جو سیلابی ریلہ گزرتا ہے اور جہاں نُقصانات ہوئے ہیں اس کا اریگیشن سے سروے کرایا جائے کہ بھئی جہاں قبضہ ہے اس کو ختم کیا جائے۔ جہاں پُل کی ضرورت ہے وہاں پُل تعمیر کیا جائے جہاں پانی کا رُخ مُڑنا ہے ڈیم کی طرف کم از کم تاکہ وہ پرانا اریگیشن کا نظام بحال ہو سکے۔ تو ابھی بھی آئے دن بارشیں ہو رہی ہیں۔ بالخصوص پورے بلوچستان میں نُقصان ہوا ہے بالخصوص میں ضلع پشین اور چمن کی بات کرنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! سوشل میڈیا کا دور ہے آج کل تو پہلے دور میں تو سوشل میڈیا نہیں تھا۔ پہلے دور میں ڈپٹی کمشنر کو ریسٹن کمشنر کو۔۔۔ انتظامیہ کو کہ کیا صورتحال ہے۔ آج کل تو آپ بیٹھے ہیں کسی بھی صوبے میں کسی بھی مُلک میں تو آپ حالات سے بخوبی اگاہ ہو جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! حالیہ بارشیں ہوئی ہیں بالخصوص اگر میں ضلع پشین کی بات کروں، اِس میں ایک گاؤں ہے حمید آباد منزکی، دو تین سال قبل بھی یہاں رشیں ہوئی تھی پورا گاؤں بہا کر کے لے گیا ہے۔ تو اُس کے بعد ہم نے اریگیشن کو کافی ریکویئسٹ کی۔ اِس دفعہ جو بارشیں ہوئی ہیں۔ پھر اِن بیس پچیس بالخصوص گھروں کو بہت سخت نُقصان ہوا ہے۔ اور آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے بڑے غریب لوگ ہیں۔ اور اشیاءِ ضروریہ کی بُنیاد پر جو یہ باغات رکھتے ہیں باغات کے کاروبار اِن کی فصل کا کاروبار ہے اسکی وجہ سے جناب اسپیکر! اسیلاب جو ابھی آیا ہے اِس میں یقین جانیئے پشین کے باغات کو نُقصانات ہوئے باغات بتاہ ہوئے ہیں۔ اور بالخصوص دو چار گاؤں ایسے ہیں جن کی دیواریں اور چھتیں گر گئی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اب سوال یہ ہے کیا حکومت کی طرف سے اِن کو compensation دی جائے گی؟ اب ساری کارروائی تو کاغذ تک محدود ہے۔ کہ بھئی ڈپٹی کمشنر نے پی ڈی ایم اے کو رپورٹ لکھ دی، پی ڈی ایم اے نے رپورٹ دے دی آگے SMBR کو وہ چلا گیا۔ جو پُرانی 2021ء کی compensation houses کی تھی وہ ابھی تک نہیں ملی۔ اب یہ 2024ء کی جو ابھی موجودہ صورتحال ہے، یہ پتہ نہیں 2028 میں دیں گے یا نہیں دیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! کچھ

کیسز ہوتے ہیں نارمل کچھ کیسز ہوتے ہیں جن میں حکومت کی توجہ درکار ہوتی ہے۔ چونکہ ہر علاقہ وہ جو ہمیں جس کا گاؤں کا نام لیا ہے حمید آباد، آپ یقین جانیں جناب اسپیکر! روزانہ کرتے ہیں بیلچہ اُٹھا لیا دو چار سو کما لیا اور رات کو بچوں کو کھلا دیا۔ اُن کے پاس سیونگ کا نظام یا کچھ اور نظام نہیں ہے چھوٹا سا گاؤں ہے۔ پھر بھلے اس پر حکومت کے ذمہ واروں سے بات کی کہ بھئی آپ وِزٹ کریں آئیں کم از کم اِن کو تھوڑا بہت compensation دیں۔ ہم کروڑوں روپے اربوں روپے کچرہ اٹھانے پر کسی اور کام پر لگا لیتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اِن کا بھی یہ حق بنتا ہے۔ اسٹیٹ کی ذمہ داری ہے، گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ اِن کو تھوڑی بہت compensation دے اور جناب اسپیکر صاحب! اِن طوفانی بارشوں کی وجہ سے بالخصوص جو ہماری ایک مین روڈ ہے، جو نیشنل ہائی وے کے طرز کی ہے، بڑے زئی سے لیکر ڈَب کراس تک جناب اسپیکر صاحب! یہ بالکل ختم ہوگئی ہے اور پُل بہہ گئے ہیں۔ مُجھے کل ایک بندے نے ایک ویڈیو بھیجی ہے کیونکہ یہ برشور، توبہ کاکڑی یہ سارا راستہ آگے بارڈر تک جاتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! مُجھے کل کسی نے ویڈیو بھیجی کہ ایک ٹرک پھنسا ہوا ہے۔ اب تک اُس کی تعمیر کا کام شروع نہیں ہوا ہے۔ حتیٰ کہ سیکرٹری صاحب سے رابطہ ہوا اُن کے ذمہ واروں سے رابطہ ہوا کہ بھئی اس روڈ کی تعمیر تو آپ کرائیں سیلاب تو گزر گیا اور اب ظاہر ہے ٹریفک نے گزرنا ہے۔ ٹریفک نے آنا جانا ہے۔ پھر یہ ذمہ وار اشخاص کو میں نے وہ ویڈیو بھی send کی ہے کہ بھئی آپ دیکھ لیں۔ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے رپورٹ منگوالیں اس کی مرمت کریں تاکہ لوگوں کی زندگیاں آسان ہو جائیں۔ بالخصوص جناب اسپیکر صاحب! اِس پر مَیں نے چمن کا بھی ذکر کیا آپ کا حلقہ ہے۔ تو ظاہر ہے آپ اسپیکر ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! مُجھے تو، اُنکے ساتھی وہاں ہیں اُنہوں نے بھی ہمیں شکایت کی کہ اس بارش سے ہمارے بھی گھر منہدم ہوئے ہیں اور ہمارے گھر ٹوٹے ہیں تباہ ہوگئے ہیں۔ لہٰذا اُن کو بھی compensate کیا جائے بڑی سخت تباہی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: ساتھیوں نے کہا کہ چمن کے بڑے سخت حالات تھے اور چمن کے آپ کو پتہ ہے ویسے بھی باقی حالات آپ کے سامنے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں چھوٹی سی amount سے ایک چھوٹی مخصوص رقم سے کسی خاندان کی اگر حکومت دل جوئی کرے تو میرے خیال سے یہ اُن کا کریڈٹ ہوگا یہ اُن کی کامیابی ہوگی اُن کی ناکامی نہیں ہوگی۔ کتنا پیسہ لگے گا کتنے گھر منہدم ہوگئے ہیں کتنے لوگ غریب ہیں آپ ریشو نکالیں۔ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں یا کہ پورے ضلع میں آپ تقسیم کریں یا پورے ضلع کو آپ compensate کریں۔ لیکن جو لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور وہ اس سے متاثر ہیں جناب اسپیکر! کم از کم اُن کو ترجیح دی جائے۔ اور جناب اسپیکر! کم از کم اُن کا ازالہ کیا جائے۔ صرف یہاں باتوں تک نہیں۔ یہاں ہم نے پچھلے پانچ سال گزارے بجلی، گیس بول بول کے ہمارے گلے بیٹھ گئے

پانچ سال کے بعد بھی۔آپ کی اسمبلی کے باہر زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں۔وہ بجلی نہیں مانگ رہے ہیں وہ سولر مانگ رہے ہیں کہ جی ہمیں سولر دیں۔اُن کو پتہ ہے کہ بجلی حکومت نے دینی ہی نہیں ہے۔اور کیا وہاں ہمارے ہاں فیکٹریاں ہیں ملز ہیں کارخانے ہے ہیں۔ہماری روزا شیائے زندگی ہم کیسے پورے کرینگے یہی زمینداری ہے۔

جناب اسپیکر: آپ مہربانی کر کے اپنی اُس تک محدود رہیں باقی کارروائی بھی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: میں تھوڑا سا آپ گوش گزار رہنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: done done ہو گیا۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے جو ساتھی زمیندار باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔اس پر حکومت کو چاہئے کہ وہ اسٹینڈ لے۔

جناب اسپیکر: آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس تک رہیں۔please منسٹر ریونیو۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو جو میرے ذاتی PS تھے، اُس کیلئے فاتحہ خوانی کرائیں۔اُس کے بعد اس کا جواب دوں گا۔

جناب اسپیکر: کس کیلئے سر؟

وزیر مال: میرے PS میر اصغر علی جتوئی کو شہید کیا گیا اُس کیلئے۔

جناب اسپیکر: جی، جی، پڑھتے ہیں۔جی مولوی صاحب۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

وزیر مال: جناب اسپیکر! ہمارے معزز ممبر اصغر صاحب کی باتیں حقیقت پر مبنی ہیں۔آپ کو خود پتہ ہے کہ 2022ء میں جو فلڈ آیا تھا اس بلوچستان کے اکثر ڈسٹرکٹس ملیامیٹ ہو گئے۔سب سے زیادہ ہمارے نصیر آباد، ضلع کچھی کو hit کیا گیا۔چونکہ بالائی پانی آ گیا direct ہمیں hit کیا جھل مگسی، پورے نصیر آباد، جناب اسپیکر صاحب! جب یہ حکومت نئی نئی بنی تھی تو ہماری ملاقات پرائم منسٹر شہباز شریف صاحب سے ہوئی۔اُن سے میں نے یہ کہا کہ آپ جب آئے بلوچستان کے دورے پر تو آپ نے کچے مکانات کیلئے پانچ پانچ لاکھ روپے کا اعلان کیا۔اُس کے بعد ابھی 2024ء آیا، کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔تو اُس نے کہا کہ میں نے یہاں سے پیسے release کیئے ہیں۔آپ لوگوں کا کوئی PD اُس ٹائم appoint نہیں ہوا تھا اُسکی وجہ سے رہ گئے۔میں نے چیف سیکرٹری سے بھی کہا کہ PD آپ appoint کر لیں۔ تو اُس دن مجھ سے چیف سیکرٹری نے ایئر پورٹ پر کہا۔میں نے کہا چیف سیکرٹری صاحب نے کیا کہا کیا آپ نے۔اُس نے کہا کہ ہم نے PD appoint کیا ہوا ہے ابھی اُس پر عملدرآمد ہوگا۔ہمارا جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، پورے

بلوچستان کے جو متاثرہ گھر تھے، جو مکانات، انفراسٹرکچر اور روڈز جو تباہ ہوئے تھے ساروں کے اعداد وشمار لکھے اور اُس کے اسٹیمیٹ وغیرہ تیار کیے ہیں وہ ابھی تک ہمارے پاس پڑے ہیں۔ انشاءاللہ میں اپنے آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں۔ ابھی جو PD کا مسئلہ حل ہوگیا ہے ہم اس کیلئے کچھ کریں گے۔ اس سے قبل کہ حالیہ بارشیں ہوئی ہیں ان میں بھی کافی اسٹریکچر تباہ ہوگئے ہیں ان کے بھی اعداد وشمار کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ اس پر بھی عملدرآمد ہوگا۔ میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ جو پہلے کے تقریباً 16 ارب آئے ہوئے ہیں پورے بلوچستان میں جتنے بھی متاثرین ہیں ہم اعداد وشمار کے مطابق انکی لسٹ اُس ٹائم تیار کئے ہیں اُس کے مطابق اُنکو دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ thank you. جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: موجودہ میر صاحب اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے موجودہ وہاں ابھی جو کلی منزکی اور امین آباد کا ذکر کیا ہے۔ موجودہ تقریباً 25 گھر وہاں ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ نے اُن کے لئے کوئی اسٹیمیٹ وغیرہ بنایا ہے؟

جناب اصغر علی ترین: جی جی بالکل بنائے ہیں وہ DC کے پاس جمع ہیں، سب کچھ ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ بڑے سخت متاثر ہوئے ہیں۔ اِن کو میر صاحب! کم از کم compensate کریں اور جلد سے جلد کریں۔ ابھی اسپیکر صاحب بولیں گے کہ اپنے opic پر بات کرو۔ ابھی پچھلے کوئی چار سال پہلے پشین گنج بازار میں آگ لگی تھی۔ پھر ہم نے دو سال قدوس صاحب کی گورنمنٹ میں request کی تھی پھر وہ approval ہوا تھا ساڑھے تین چار سال بعد جا کے کل پرسوں اُسکا release ہوا ہے۔ وہ اب گنج بازار کے کوئی ٹھیلے والا کوئی ریڑھی والا ہم کہتے ہیں کہ یہ پھر چار سال انتظار کریں۔ اِس کو speed-up کرائیں کیس ڈی سی کے پاس جمع ہے۔ آپ اُس کو منگوائیں speed-up کرائیں۔ یہ کم از کم 20 سے 25 گھرانے ہیں اور کچھ باغات ہیں اُنکے آپ انکو compensate کریں۔ شکریہ۔

وزیر مال: جناب اسپیکر کے توسط سے آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر جلد عملدرآمد ہوگا۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جی سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر شعیب نوشیروانی صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب، میر ظفر اللہ خان زہری صاحب، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، میر رحمت علی صالح بلوچ صاحب، میر برکت علی صاحب اور محترمہ سلمیٰ بی بی صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔ رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: میر شعیب نوشیروانی صاحب، صوبائی وزیر، جناب محمد صادق سنجرانی صاحب، میر زابد علی ریکی صاحب

اور جناب غلام دستگیر بادینی صاحب، اراکین اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 6 پیش کریں۔

میر غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ساتھی موجود نہیں ہیں۔ چونکہ پہلے دن یہ میرے خیال میں ایک ہی نام کے ساتھ پھر اس میں ہمارے نام ڈالے گئے میرے خیال میں میر زابدر یکی صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: اس کو next session کے لئے مؤخر کرتے ہیں۔

میر غلام دستگیر بادینی: میں کہتا ہوں اس کو next session کیلئے رکھا جائے۔

جناب اسپیکر: Done. Done۔جی جناب۔ میں یہ قرارداد next session کیلئے مؤخر کرتا ہوں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): ہمیں سوشل میڈیا کے ذریعے پتہ چلا کہ ہمارے کچھ دوست ایک وفد کی شکل میں بلوچستان کے مسائل لے کے اسلام آباد وزیر اعظم پاکستان سے ملنے گئے ہیں۔تو اُن میں سب سے بڑا مسئلہ جو first issue ہمارے پاس ہے وہ زمینداروں کا ہے، جو کہ پانچ چھ دن سے اسمبلی گیٹ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہمیں تو پتہ بھی نہیں ہے اور اپوزیشن سے اُنہوں نے کسی کو دعوت نہیں دی۔ اللہ کرے ہم بلوچستان کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔تو وہ وفد گیا ہے وہاں سے اچھی چیزیں لے کے آتا ہے، ہم اُنکو appreciate کریں گے انشاءاللہ وہ جو لے کے آئیں گے اور زمینداروں کے مسئلے کو حل اگر اُنہوں نے کیا ہے تو آپ کے علم میں ہوگا کہ وہ کل پرسوں وزیر اعظم سے ملے ہیں۔ آیا زمینداروں کا مسئلہ اُنہوں نے حل کر دیا ہے یا نہیں؟ اگر کیا ہے تو آپ ایک وفد بنا کے اُن کے پاس جا کے وہی چیزیں اُن کو بتا دیں تا کہ وہ اپنی ہڑتال ختم کر دیں۔ کیونکہ وہاں معزز ین بڑے اچھے گھرانوں سے اُنکا تعلق ہے اور قابل احترام لوگ ہیں ہمارے لئے وہ بیٹھے ہوئے ہیں ہم خود شرمندہ ہو رہے ہیں کہ پانچ دنوں سے وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وفد چلا گیا ہے۔ ابھی وفد کی پوزیشن کیا ہے کیا نہیں ہے وہ آپ کو پتہ ہوگا کہ اُنہوں نے آپ کو بتایا ہوگا کہ آیا اُن کا مسئلہ حل ہو گیا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ اگر ہو گیا ہے ٹھیک ہے نہیں ہے تو اُن کو بتا دیں پھر یہ لوگ بیٹھے رہے یا چلے جائیں۔ تا کہ اس مسئلہ کو تھوڑا سا آپ دیکھ لیں۔ وفد سے پوچھ لیا جائے۔ شاید وفد نے آپ سے اگر بات کی ہے، ٹھیک ہے، نہیں ہے آپ اُن سے پوچھ لیں تا کہ یہ معززین اور زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں اِن کے مسائل کو دیکھا جائے۔

جناب اسپیکر: thank you جناب۔ ابھی چونکہ سی ایم صاحب موجود نہیں ہیں۔ On behalf of CM جی minister for agriculture, kindly اگر آپ reply کر دیں۔

میر علی مدد جتک (وزیر زراعت وکوآپریٹوز): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ thank you! اسپیکر صاحب۔ جس طرح کہ ہمارے بھائی نے، اپوزیشن لیڈر نے نشاندہی کی، ہمارے جو زمیندار بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسلام آباد جانے سے پہلے، یہاں اُن کے جو کمیٹی کے سربراہان ہیں، آغا لال جان، نصیر شاہوانی اور جناب بازئی صاحب تھے، جو ہم اُن کیساتھ بیٹھے،

اُن کے جو مطالبے تھے کہ ہمیں بجلی نہیں سٹمسی چاہیے، ہمارے ٹیوب ویلز سٹمسی پر convert کیا جائے۔تو سی ایم صاحب نے اُن کی تمام باتوں کو مانا۔کیونکہ کم سے کم ایک کھرب کے لگ بھگ ہوتے ہیں۔تو کچھ ہم صوبائی حکومت اُن کو دیں گے انشاءاللہ کچھ مرکز سے۔تو سی ایم صاحب کی سربراہی میں ہمارے پانچ چھ صوبائی وزراء گئے ہیں اور میٹنگ کیے ہیں اور انشاءاللہ وتعالیٰ وہ آ کر، اور اِن لوگوں نے یہ کہا کہ جب تک وہاں سے آپ لوگ واپس آئیں گے ہم یہاں بیٹھے ہوں گے اور سی ایم صاحب نے کہا کہ جب تک آپ لوگ بیٹھے ہیں ہم کھانا بھی آپ لوگوں کو دیں گے۔تو وہ اپنی مرضی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔بہرحال اُن کے جتنے بھی مسئلے تھے سی ایم صاحب نے سن کر وہ اسلام آباد گئے ہیں PM کے ساتھ ملاقات کے بعد انشاءاللہ آج آ رہے ہیں پھر ہم اُن کے ساتھ بیٹھیں گے، انشاءاللہ۔

قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں ایک بات پر وزیر صاحب کو واضح کر دوں گا کہ یہ اپنی مرضی سے بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی خوشی سے آ کر کے اس روڈ پر نہیں بیٹھتا۔کم سے کم اپنے الفاظ کو ٹھیک کر لیں کہ وہ اپنی مرضی سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ایسا نہیں ہے۔کوئی بندہ مجبوری سے آ کر یہاں بیٹھتا ہے، خاندان لوگ ہیں، معزز لوگ ہیں، زمیندار لوگ ہیں، جو اپنی کمائی خود کرتے ہیں۔اگر ہم سے کہیں کہ جی وہ اپنی مرضی سے اپنی خوشی سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، تو یہ لفظ میں کہتا کہ اُنکے لیے کہنا مناسب نہیں ہوگا۔وہ بہ حالتِ مجبوری آ کر اپنے گھروں کو چھوڑ کر روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: اُن سے مذاکرات کیے ہیں؟

قائدحزب اختلاف: مذاکرات کیے ہیں، میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ وہ گئے ہیں وزیراعظم سے ملے ہیں، آیا اُنہوں نے کیا result لے کر آئے ہیں؟ اگر وہ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اسلام آباد میں، وزیراعظم سے پرسوں اُن کی ملاقات ہوئی ہے۔وزیراعظم نے آپ سے کچھ کہا ہے؟ وہاں سے کوئی result آیا ہے؟ میں یہی پوچھ رہا ہوں۔کہ جی ''وہ اپنی خوشی سے بیٹھے ہوئے ہیں کھانا اُن کو دے رہے ہیں''۔بابا کھانا اُن کو نہیں دے دیں۔اُن کے بچے بھوکے مر رہے ہیں۔پورا بلوچستان بھوکا مر رہا ہے۔اگر اُن کے بچوں کو دانہ نہیں ہوگا اور اُن کے بزگر کو نہیں ہوگا اور جن فصلوں سے لوگوں کے گھرانے چلتے ہیں وہ مجبوری سے یہاں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ جی خوشی سے آ کر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔تو پھر بہت اچھی بات ہے کہ وہ خوشی سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔گھر چھوڑ کر کوئی روڈ پر آ کر خوشی سے تو نہیں بیٹھتا۔اِس طرح کے الفاظ ہم نہ کہیں۔وہ مجبوری سے آ کر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔کوئی بھی خاندان کوئی بھی معزز بندہ وہ آ کر روڈ پر بیٹھے ہم اُن کہیں کہ جی اپنی مرضی سے آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔don. done.

قائدحزب اختلاف: کیونکہ یہ مناسب لفظ نہیں ہے۔میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وفد گیا ہے۔وفد نے کیا کیا ہے؟ کہ اُن

کو وزیر اعظم نے ok دے دیا ہے تاکہ اِن سے بات کردیں۔ یہ بات بھی نہیں ہے '' کہ جی اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں سولر دے دیں''۔ جب تک آپ کا سولر آ جائے اُن کو بجلی تو دے دیں ناں۔ اُن کو 6 گھنٹے بجلی دے دیں۔ ایک دو مہینے میں آپ کی جب فائل بن جائیگی، آپ کی جب approvals آ جائیں گی اُس کے بعد آپ بھلے اِن کو سولر دے دیں۔ وفاقی گورنمنٹ کم سے کم اِتنا تو کرلے۔ یا صوبائی حکومت اِتنا تو کرلیں کہ اُن کو چھ گھنٹے بجلی تو دے دیں تاکہ یہ اپنے گھروں کو چلے جائیں، بھلے ان کو دو تین مہینے کا ٹائم دے دیں۔ یہ کوئی مناسب چیز نہیں ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں سولر تو کل نہیں آ ئینگے کہ وہ اِن کو دیں گے ذرا اِن چیزوں پر غور کیا جائے۔ ہم ہر چیز کو اِس طرح لے رہے ہیں کہ جی بس یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کل ہمارا بندہ آ جائیں گے وہاں سے سولر جہاز میں لوڈ کر کے آ کر ان کو دے دیں اور یہ گھر چلے جائیں گے''۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے، کم سے کم ہم اِن کو یہ تو باور کرا دیں کہ جی ہم سولر کے لیے کام کر رہے ہیں ہم بجلی کا کام بھی کر رہے ہیں۔ اِتنا تو کردیں کہ چھ گھنٹے بجلی اِن کا بحال کردیں۔ سال ڈیڑھ سال میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ یہ دو مہینے میں اگر ہم اِن کو ایک، دو مہینے میں اگر اِن کو بجلی دی جائے تو کوئی آسمان نہیں ٹوٹے گا۔ کم سے کم ہمارے دوست اِتنا تو کرلیں تاکہ یہ لوگ اپنے گھروں کو چلے جائیں۔

وزیر زراعت و کوآپریٹوز: ٹھیک ہے بابا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! just a minute علی مدد صاحب! ایک منٹ، مَیں ذرا clearance کردوں۔ اصغر صاحب! آپ بیٹھیں۔ اب دیکھیں! یہ جو point تھا، point میں زہری صاحب نے request کی اُنہوں نے کہا تھا کہ اِس کے اوپر تھوڑی سی مجھے وضاحت چاہیے۔ لیکن اصولاً یہ دیکھیں ہم نے اسمبلی کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے۔ قرارداد کے دوران point of orders کے اوپر کھڑے ہو کر یہ کوئی نہیں بنتا اور نہ ہی اِس پر بول سکتے ہیں۔ مَیں نے اُن کو request کی کہ مَیں نے اِس کی طرف سے مجھے وضاحت چاہیے۔ اُس کی reply کے لیے مَیں نے منسٹر صاحب سے کہا۔ آپ بیچ میں اگر اِسکو discussion بنانا چاہتے ہیں تو اِسکے اوپر تین سیشن میں discussions ہو چکی ہیں۔ دیکھیں! اِس پر discussion ہو چکی ہیں اصغر بھائی! point of order قرارداد کے درمیان نہیں آ سکتا۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! مسئلہ نہیں ہے۔ اگر میں point of order پر بول نہیں سکتا ہوں تو قرارداد پر تو بول سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کس موضوع پر بول رہے ہیں؟ یہ موضوع کیا ہے اُس کو منسٹر صاحب کو بولنے دیں ذرا۔

جناب اصغر علی ترین: بول دیں پھر ہماری باری ہے۔

جناب اسپیکر: جی وزیر زراعت صاحب۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: جیسا کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر نے میرے خیال میں ایک بات کو دس دفعہ repeat کیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ exactly بالکل ایسا ہی ہوا ہے۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: اا پنی مرضی سے، دیکھیں ہم نے اُن سے میٹنگ کی۔ ہم نے اُن سے یہ کہا کہ چھ سے سات مہینے کے اندر ظاہر ہے یہ سولر سسٹم کو جلدی ہم بنا کر نہیں دے سکتے سات مہینے اُس میں لگیں گے۔ ہم جا رہے ہیں، کیونکہ وفاقی وزیر میرے خیال میں عمرے پر گئے ہیں۔ اُن سے سی ایم صاحب نے بات کی کہ آپ چھ گھنٹے اُن کو بجلی دے دیں۔ وہ اسمبلی کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جو کمیٹی کے اِن کے سربراہان ہیں، ٹھیک ہے۔ اور سی ایم صاحب ابھی تک پہنچے نہیں ہیں۔ بولتا ہے ابھی کہ ''اِس نے کیا کیا ہے؟'' سی ایم صاحب آجائینگے۔ اپوزیشن لیڈر اُن سے جواب مانگے۔ اور میں نے اُن سے کہا کہ بھائی آپ کے تمام مطالبے ہم مانتے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے اپنی ہڑتال ختم کریں۔ اُس نے بولا ''نہیں، جب تک ہمیں 6 گھنٹے بجلی نہیں ملے گی ہم بیٹھے ہوئے ہیں''۔ تو وہ اپنی مرضی سے بیٹھے ہوئے ہیں، مرضی۔ اُردو کا لفظ مجھے سمجھ نہیں آتا یا میرے بھائی ماما یونس کو اردو کا لفظ سمجھ نہیں آتا، پھر ہم کسی اردو والے پروفیسر کے ساتھ بیٹھ کر دونوں اردو سیکھیں۔ مَیں ایک مرضی سے کیا۔ مَیں بولتا ہوں زبردستی ہم نے بٹھایا ہے؟ اب زبردستی تو ہم نے نہیں بٹھایا ہے۔ دیکھیں اپنی مرضی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سی ایم صاحب کل آئیں گے۔ زمیندار، ہم سب زمیندار ہیں۔ اُن کا مسئلہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ ہماری حکومت کو ابھی تک دو مہینے نہیں ہوئے ہیں۔ جو بھی ہمارا حتی الوسع ہے، وَس ہے، ہم اُن کا مسئلہ سن رہے ہیں اور حل کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ وتعالیٰ اپوزیشن لیڈر اور اصغر کو ساتھ لے جا کر اُن کے ساتھ بیٹھ کر اِن کا مسئلہ انشاءاللہ حل کریں گے جناب اسپیکر۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you۔ جی جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! پچھلے اَدوار میں جب اِس بجلی کا مسئلہ تھا، 6 گھنٹے بجلی، 8 ہزار بل۔ پھر جب مزید اِسی پر بحث ہوئی کہ یہ کافی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ 8 گھنٹے بجلی بل 10 ہزار۔ پھر انہوں نے کہا کہ جی نہیں 8 گھنٹے بجلی بل 12 ہزار۔ یعنی پچھلا جو tenure گزرا ہے 2018ء سے 2023ء تک تقریباً ہر دوسرے سیشن کے بعد بجلی اور گیس پر ہماری بحث ہوتی تھی۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی تو بجلی ہے نہیں۔ میر یونس عزیز زہری صاحب جو فرما رہے ہیں، میں اِن کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ آپ نے سولر کے بارے میں بات کی۔ آپ پرائم منسٹر کے پاس گئے آپ نے وہاں ان سے ملاقات کی۔ چلو منظور بھی ہو جائیں گے جو کچھ بھی ہوا۔ لیکن ابھی جو موجودہ حالات چل رہے ہیں، جو روڈ پر

ہمارے سفید ریش ہمارے معتبر ہمارے علاقے کے نامی گرامی لوگ، زمیندار حضرات ہیں جو پانچ دن سے روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا عارضی حل کیا ہوگا؟ یعنی آپ کو اس معاملے کو یہاں آج چوتھا دن چل رہا ہے۔ یہ کیا ہم جنگ صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ اِن چار دنوں میں آپ نے بجلی کا دورانیہ بڑھایا؟ آپ نے ٹائمنگ بڑھائی؟ کیا آپ نے اُن کو یہ باور کرایا کہ آپ نے کہا آپ اُٹھیں ہم بات کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: بجلی کی ٹائمنگ؟

جناب اصغر علی ترین: مجھے بات کرنے دیں جناب اسپیکر صاحب۔ مجھے بولنے کا حق ہے میں بولوں گا، مجھے بھیجا ہے اس لیے کہ میں بولوں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! جناب اصغر ترین صاحب! تین سیشن اِسی موضوع پر ہم بات کر چکے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب! تھوڑا سا مجھے بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: جی بولیں آپ کا حق بنتا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو 3 سے 4 دن گزرے ہیں۔ آپ کو تو چاہیے کہ جو 2 گھنٹے کا دورانیہ ہے وہ 12 گھنٹے کرتے، 10 گھنٹے کرتے، کم از کم اِن کا غصہ تو ٹھنڈا ہو جاتا کہ چلو بھائی بات کر لیتے اور دوسرا جناب اسپیکر صاحب! آپ جب گئے پرائم منسٹر سے بات کرنے کے لیے۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ بھائی آپ یونس عزیز کو کیوں لے کر نہیں گئے۔ آپ اسد بلوچ صاحب کو کیوں لے کر نہیں گئے۔ آپ اصغر ترین کو کیوں نہیں لے گئے۔ ہمیں چھوڑ دیں ہم آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ آپ کو تو یہ زمیندار کا ایک وفد بنا کر ساتھ لے کر جاتے، وزیر اعظم کے سامنے بٹھاتے کہ اِن کی زبانی آپ سنیں اِن کے کیا مسئلے ہیں آپ solarization system ہمیں دیں گے۔ کتنے عرصے میں دیں گے کیا ہوگا تو کم از کم وہ اشخاص آپ کے ساتھ جاتے وہ مطمئن ہوتے۔ جناب اسپیکر! انگریزی میں کہتے ہیں کہ .when there is will there is a way جب will نہیں ہوگا تو way کہاں سے آئے گا۔ جناب اسپیکر! ہمارے لئے یہ شرم کا مقام ہے کہ ہمارے معتبرین ہمارے مشران بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ گئے دو تین دن سے، آپ کو تو فوراً ایک وفد ہونا چاہئے کہ بھئی رات کو میٹنگ ہوگی اور کل میٹنگ ہوگی وزیر اعظم سے۔ بھئی اُنہوں نے یہ کہا ہے، کم از کم آپ یہاں سے اُٹھیں یہ دھرنا ختم کر دیں یہ ہمارا معاہدہ ہوا ہے حکومت سے۔ ذمہ داروں سے ہماری باتیں فائنل ہو چکی ہیں۔ اب وہ گئے ہیں کل پرسوں آئیں گے۔ اِن میں بیمار لوگ بھی ہیں ان میں شوگر کے مریض بھی ہیں اِن میں بوڑھے بھی ہیں۔ تھوڑی سی میری ریکوئیسٹ ہے اسپیکر صاحب سے، پرانے سیاستدان ہیں، منجھے ہوئے کھلاڑی ہیں۔ آپ یہاں سے سیشن کے فوراً بعد اپنے اُن سے رابطہ کریں اُن کو باور کرائیں۔ کہ اسلام آباد میں پرائم منسٹر صاحب سے کیا

میٹنگ ہوئی ہے۔ وہ مطالبات اِنکے ساتھ انکے وفود کے ساتھ بیٹھ کر کے، تاکہ یہ یہاں نہیں بیٹھیں اُنکا معاملہ حل ہوجائے اور جو بجلی کا دورانیہ ہے تین گھنٹے اُس کو حل کردیں، جب تک سولر کا معاملہ حل ہوتا ہے تب تک ان کی فصلیں انکے باغات بچ جائیں۔تو تھوڑا سا اسکو speed-up کردیں۔

جناب اسپیکر: جی thank you. جی۔نہیں آپ اسی کے اوپر بولیں گے؟ یار! دستگیر صاحب! آپ اِس پر خود کتنے مرتبہ بول چکے ہیں۔ یار! مہربانی کرکے بار بار آپ، اب یہ موضوع ایجنڈے میں بھی شامل نہیں ہے اور آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں۔ جی بولیں، بولیں، بولیں پلیز۔

میر غلام دستگیر بادینی: اسپیکر صاحب! جیسا کہ وہ آپ کو علم ہے کہ نہیں۔ گیلا صاحب! آپ سے ریکوئیسٹ کرتا ہوں۔ اسپیکر صاحب! میں دو باتیں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ مختصر گیلا صاحب۔

جناب اسپیکر: جی ان کو بولنے دیں۔ جی بولیں۔

وزیر مال: جی ہاں جناب اسپیکر!

میر غلام دستگیر بادینی: اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ اس موضوع پر بات ہو چکی ہے مزید نہ کریں۔ مَیں بات نہیں کرنا چاہتا لیکن کل یا پرسوں میں میرے خیال میں ہماری ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن جو کوئٹہ کے ہیڈ ہیں، میں نام لینا نہیں چاہتا اُنکے آفیسرز ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ میں انکی سوشل میڈیا میں ویڈیو دیکھ رہا تھا، جو انتہائی جذباتی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کہا گیا ہے کہ آپ یہاں سے اُٹھ کر چلے جائیں یہ ریڈزون ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک بے عزتی کرانے کی خاطر معذرت کے ساتھ اُس میں حاجی علی مدد جتک صاحب بیٹھے ہوئے تھے ہم گئے ان سے ملے اُس میں ہماری انکے ساتھ table-talk ہوئی۔ ابھی کسی نہ کسی طریقے سے حالات کو ایسا خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مجھے جو مَیں رات کو سوشل میڈیا پر دیکھ رہا تھا انہوں نے کہا کہ ہمیں دھمکایا گیا ہے۔ اور آفیسر کا نام لیا ہے کہ ہمیں کہا گیا ہے کہ آپ لوگ یہاں سے فوراً اُٹھ جائیں نہیں تو ہم اُٹھانا جانتے ہیں آپ کو کس طرح اٹھایا جاسکتا ہے۔ جیسے اپوزیشن لیڈر یا حاجی علی مدد جتک صاحب نے یا اصغر ترین صاحب نے یا ساتھیوں نے کہا، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ سارے علاقے کے ہمارے صوبے کے معتبرین ہیں، سفید ریش اس میں aged لوگ ہیں۔ آپ یقین کریں کہ جو چھڑی کے سہارے چل رہے ہیں وہ بھی آکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک طرف سے سی ایم صاحب سے مذاکرات چل رہے ہیں دوسری طرف سے انکو دھمکایا جارہا ہے کہ آپ لوگ اُٹھ جائیں۔ میں کہتا ہوں خدانخواستہ ایسا کوئی مسئلہ نہ ہو کہ اِن کو فورس کیا جائے اور حالات خراب ہوجائیں۔ صرف اِس چیز کو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you. جی منسٹر فار ریونیو آپ کچھ کہنا چارہے تھے؟

وزیر مال: جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر مال: تین دن پہلے کوئٹہ کیپٹل میں میرے ذاتی PS میر اصغر جتوئی کو شہید کیا گیا۔ وہ بھی دن کے اُجالے میں، جب آپ کا اسمبلی اجلاس ختم ہوا، تو مَیں نے، سی ایم صاحب نے ہمیں بھیجا زمینداروں سے مذاکرات کے لیے۔ جب ہم نے مذاکرات کیے۔ تو اُدھر سے میں نکلا۔ تو پتہ چلا کہ میر اصغر جتوئی صاحب کو شہید کیا گیا ہے۔ اسپیکر صاحب! اِس سے قبل بھی میر اصغر جتوئی پر ناجائز یار محمد رند اور اُس کے بیٹوں نے مقدمہ کیا۔ اور تین سال تک قتل کے مقدموں میں اُسے گھسیٹا گیا۔ اُس کا صرف قصور یہ تھا کہ وہ شروع سے میرے پینل میں تھا۔ جس پارٹی میں ہم تھے اُس کا وہ ہمیشہ ساتھ دیتا تھا۔ اُس کے بعد جب اس کے بیٹے پر نام نہاد دھماکہ کیا گیا جس میں ایک شخص شہید ہوا اور اُس کے بیٹے کو کچھ نہیں ہوا۔ تو اُس مقدمے میں بھی میر اصغر جتوئی، انور آرائیں، جو اُس ٹائم میر اصغر جتوئی خانہ کعبہ میں احرام میں کھڑا اللہ کی بارگاہ میں عبادت کررہا تھا، یہاں ایف آئی آر میں اس نام نام دیا گیا کہ میر اصغر نے یہ دھماکہ کیا ہے۔ جب وہ واپس آئے جو اپنے بچوں کے ساتھ گیا تھا، اپنے پورے کوائف، پاسپورٹ وغیرہ عدالت میں پیش کیے۔ تو معزز عدالت نے اُس کو باعزت بری کیا۔ اور پہلے والے مقدمہ میں بھی باعزت بری ہوا۔ مگر اس ظالم نے کہا آپ کو تو عدالت نے بری کیا ہے لیکن میں اپنی عدالت میں آپ کو بری نہیں کرونگا مَیں آپ کو قتل کروں گا۔ اسپیکر صاحب! اُس کے بعد اُس کے والد کو دھمکی دی گئی اُس کے والد نے انہی کے خلاف ایف آئی آر کرائی تو اِس سے قبل بھی 84ء 86ء سے لے کر نواب غوث بخش رئیسانی شہید سے لے کر سردار تاج محمد رند سے لے کر جو ہمارے سابقہ ایم این اے تھے۔ اور میر نواز جتوئی سے لے کر یہی سلسلہ چلتا رہا ہر ایف آئی آر میں اُسے nominate کرتے ہیں۔ یہ بھاگ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مَیں تو باہر تھا۔ پروگرام بناتا ہے لوگوں کو hire کر دیتا ہے اور قتل کرواتا ہے۔ دہشتگردی کرتا ہے اور اس کے بعد باہر چلا جاتا ہے۔ اسپیکر صاحب! ایسے میرے پاس سو لوگوں کے شواہد ہیں کہ جنہوں کو اُس نے قتل کیا ہے۔ آپ کو میں بتاتا چلوں کہ 84ء 86ء سے یہ سلسلہ شروع ہے۔ ابھی سیاسی طور پر وہ ختم ہو چکا ہے۔ ابھی دہشتگردی پر اُتر آیا ہے کہ میں اپنی دہشتگردی سے لوگوں میں خوف وہراس۔ ابھی اُس کا خوف وہراس بھی ختم ہوا۔ ابھی وہ چاہتا ہے کہ میں اِن لوگوں کو اپنے قبضے میں لے لوں۔ میں ابھی ایک میس دینا چاہتا تھا اصغر کی شہادت کے بعد کہ میں پاور میں ہوں۔ بولان کے غیرتمند عوام اُسکے خلاف کھڑے ہیں۔ اسپیکر صاحب! بولان کے عوام اِتنے بہادر ہیں وہ اُسے معاف نہیں کرینگے۔ ہر گھر کو اُس نے جلایا ہے۔ لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کیا ہے۔ نگاوانی میں ایک بُوھڑ قوم ہے، اُن کے آٹھ آدمی اُس نے مارے ہیں اور اُس نے وہاں گھر بنایا ہے، کیا یہ آباد ہو سکتا ہے اُس گھر میں رہ سکتا ہے۔ آپ نے میر نواز کو شہید کیا۔ کیا اُسکے وارث نہیں ہیں؟ 2012ء کی

ایف آئی آر میں بھی وہ nominate ہے۔ڈھاڈر ڈی سی آفس کے سامنے چار آدمیوں کے ساتھ آپ نے میر فیروز کو شہید کیا۔کیا اُس کے وارث نہیں ہیں؟ آپ نے سردار تاج محمد رند کو سابقہ ایم این اے کو کُبری پُل پر سات آدمیوں کے ساتھ شہید کیا۔کیا اُسکے وارث نہیں ہیں؟ آپ نے حاجی گُل محمد کو ڈھاڈر میں قتل کروایا۔کیا اُس کے وارث نہیں ہیں؟ آپ نے غوث بخش شاہوانی اور ابڑو کو قتل کروایا کیا اُنکے وارث نہیں ہیں؟ اسپیکر صاحب! میں آپ کو بتاتا چلوں ایسے سینکڑوں لوگ ہیں جو اس دہشتگردی کی نذر ہوئے ہیں۔ اور جب بھی یہ باہر جاتا ہے واردات کرواتا ہے۔اور کہتا ہے کہ مَیں تو باہر تھا۔عدالتوں کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔اور ابھی بھی میر نواز کے قتل کا مقدمہ سپریم کورٹ میں پڑا ہوا ہے۔ اسپیکر صاحب! مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بولان کے غیور عوام نے اُسے مسترد کیا ہے، rejectable ہے۔بولان کے عوام نے 2007ء میں 2013ء 2016ء 2018ء میں بھی اس کو reject کیا تھا ابھی 2024ء میں بھی اس کو reject کیا NA کی سیٹ میں اِس دفعہ ہاتھ اُٹھایا بولتا ہے میں الیکشن NA سے نہیں لڑتا ہوں۔اور صوبائی میں بھی انشاءاللہ آئندہ الیکشن نہیں کر سکے گا۔تو اسپیکر صاحب! اِس نے ہمارے بولان کے عوام کا جینا دوبھر کیا ہے۔سردار تاج محمد رند کے بیٹے نے مجھے application دی کہ اِس نے ہماری جائیدادوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ہماری سادات برادری نے مجھے درخواست دی ہے کہ آپ ریونیو منسٹر ہیں ہماری جائیدادوں پر اُنہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔اس کے علاوہ جو اُنہوں نے ہماری کیری برادری کے ہفت وَلی میں اُدھر دس پندرہ آدمیوں کو مارا، اُس کے بعد اُن کی جائیدادوں پر قبضہ کیا۔ابھی چیف منسٹر صاحب سے بھی اُس دن مَیں نے بات کی۔اور دوسروں سے بھی کہ خدا کیلئے بولان کے غریب عوام کو اِس ظالم سے نجات دلائی جائے۔اِس کے لئے کابینہ کی میٹنگ ہوگی اُدھر بھی آواز اُٹھاؤں گا۔تو اسپیکر صاحب! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مَیں بولان کے عوام کی نمائندگی کرتا ہوں۔ بولان کے عوام کے خلاف کوئی ظلم برداشت نہیں کروں گا۔اُس کیلئے چاہے مجھے جان بھی دینی پڑے۔ابھی لوگوں کو اُس نے آفر دی ہے، لوگوں کو پیسے دے رہا ہے، عہد کر رہا ہے، باہر کے قاتلوں کو کہ جی مَیں تو پانچ کروڑ دیتا ہوں، کہ فلاں فلاں آدمی کو آپ لوگ ماردیں۔اسپیکر صاحب! آئی جی صاحب سے بھی مَیں نے بات کی ہے۔اِس کی روک تھام ہونی چاہیے۔اور اِس ظالم کو گرفتار کر کے عدالت کے کٹھہرے میں کھڑا کیا جائے۔

thank you.

جناب اسپیکر: thank you جناب۔جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: اسمبلی کے اندر جو سیشن ہو رہا ہے۔یہاں اسی ہال کے اندر اسی پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! جب اسمبلی اجلاس آپ بلاتے ہیں تو معزز اراکین یہاں آجاتے ہیں اور انکے کوئی issue ہوں، کوئی مسئلہ ہو تو یہاں ہی ہم لوگ discuss کر کے حل کرتے ہیں۔لیکن آج suppose مَیں لاء اینڈ آرڈر پر بات

کرنا چاہتا ہوں لیکن مَیں کس سے بات کروں؟ یہاں لاء اینڈ آرڈر کے سیکرٹری صاحب ہیں؟ لاء اینڈ آرڈر کا منسٹر صاحب ہیں؟ مَیں اپنے اپوزیشن لیڈر صاحب سے بات کر کے کیا یہ میرے مسئلے حل کر سکتے ہیں۔ آپ کے strict orders کے باوجود آپ اپنے دائیں سائیڈ کی گیلری کو دیکھیں کہ یہاں کتنے سیکرٹری صاحبان اُسی دن سے آج تک آئے ہیں؟ کوئی بھی نہیں بیٹھا ہے۔ جبکہ ہماری left side gallery عوام کی ان سے اگر دلچسپی ہے کہ بھائی اسمبلی میں کیا ہو رہا ہے۔ تو یہ باہر جا کر کیا تاثر لے جائیں گے کہ یہ تو بات کر رہے تھے لیکن سننے والا کوئی نہیں تھا۔ kindlly سر! آپ اِن کو پابند کریں اور جو ہمارے منسٹر صاحبان ہیں۔ جو ہم لوگ concerned issues پر بات کرتے ہیں کہ وہ بھی سنیں۔ اُن سے بھی یہ ریکویسٹ ہے ہماری کہ وہ بھی کم از کم اسمبلی سیشن کے دن یہاں تشریف لائیں تا کہ ہم اپنی فریاد کریں۔ اور ہم اپنے علاقے کے یا صوبہ بلوچستان کے تمام لوگوں کے جو مسائل ہیں، ہم اُنکے سامنے بول سکیں۔ یہی میری request تھی۔

جناب اسپیکر: Good positive thinking جناب اب آگے بڑھتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں بھی اسی پر بات کر رہا ہوں، تو کوشش کرتے ہیں، ہم تو ظاہر ہے پہلی دفعہ آئے ہیں۔ 11:00 بجے بروقت پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں اسمبلی میں کہ ہم وقت آجائیں۔ ہم تو نئے سیاسی کارکن ہیں، پرانے کھلاڑی نہیں ہیں۔ تا کہ ہم کچھ اپنے بڑوں سے سیکھیں، آپ سے سیکھیں تجربہ حاصل کریں۔ تو ہم گیارہ بجے آتے ہیں تو بارہ بجے تک اجلاس شروع نہیں ہوتا۔ تو میرا شکوہ حکومت اور اپوزیشن سے بھی ہے۔ مطلب آپ کا کام بلوچستان چلانا نہیں ہے اسپیکر صاحب کا کام، آپ تو حلف اُٹھاتے ہیں کہ مَیں اسمبلی چلاؤں گا۔ تو کیا اسمبلی گیارہ بجے کا، ہمارا تو پورے بلوچستان کو منظّم کرنے والا ادارہ صوبائی اسمبلی ہے۔ پورے بلوچستان کے لوگوں کو شعور دینے والا ادارہ صوبائی اسمبلی ہے۔ یہ پوری قوم کو ویژن دینے والا ادارہ ہے، پوری قوم کو وقت کی پابندی کی تلقین اور سبق سکھانے والا ادارہ ہے۔ حکومت والوں کی بھی اور اپوزیشن والوں کی بھی یہ حالت ہے کہ وہ پھر اپنی مرضی سے 11:00 بجے اجلاس ہو تو 12:00 بجے تک آتے ہیں۔ تو یہ اس کی کیا، جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔

جناب اسپیکر: جی بالکل اچھا تاثر نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو اس سے اس کا کیا جاتا ہے۔ پوری قوم کو ہم کیا بتاتے ہیں کہ یہ ایوان ہے جس کی اہمیت یہ ہے۔ اور آپ بھی بتائیں۔ ٹی اے اور ڈی اے تو پورا لیتے ہیں، تنخواہ تو ماشاء اللہ پوری لیتے ہیں۔ تیس دن کی تنخواہ لیتے

ہیں۔ اُنہیں یہ چاہیے کہ اب ٹائم پر تنخواہ رکھیں، ٹائم سے جو ایک گھنٹہ late ہوتا ہے اُن کی تنخواہ سے پچاس ہزار روپے کاٹے جائیں۔

جناب اسپیکر: اس کے لیے کوئی ایسے رولز نکالتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تاکہ پتہ چلے اور بروقت آیا کریں۔ یہ غلط ہے، اسکا پورے بلوچستان میں، مَیں اپوزیشن کا حصہ ہوں۔ اِسی طرح ایک اور بات بھی امن و امان پر میں کرنا چاہتا ہوں، صوبائی وزیر صاحب محفوظ نہیں ہیں۔ صوبائی وزیر، ماشاءاللہ صوبائی وزیر داخلہ اِن کا ہے، پولیس انکے under ہے۔ تمام ادارے ان کے، مَیں بات کرتا ہوں حکومت کی، کہتے ہیں کہ حکومت چلانا ہمارا کام ہے، آپ اعتراض نہیں کریں۔ ہم تو کام کر رہے ہیں۔ حکومت والے لوگوں کی حفاظت کریں۔ میری جان و مال کی حفاظت کریں۔ جب وہ خود محفوظ نہیں ہیں میری خاک حفاظت کریں گے۔ میرے مال و جان کی خاک حفاظت کریں گے۔ مَیں مذمت کرتا ہوں اُس واقعہ کی جو میر صاحب کے پی ایس کے ساتھ ہوا۔ جو قاتل ہے اُسکو گرفتار کر کے کٹھہرے میں لایا جائے۔ پورے بلوچستان میں اسی طرح لوگ مر رہے ہیں۔ چمن سے لیکر وہاں تک اُس کی مذمت کرتے ہیں۔ جو قاتل ہے اُسکو سزا دی جائے۔ قاتل جو بھی ہو قاتل سردار ہو مذہبی آدمی ہو، غیر مذہبی ہو، جو بھی ہو اُس کو سزا ملنی چاہیے۔ میر صاحب سے حکومت سے میری گزارش ہے۔ وزیر داخلہ کون ہے کس پارٹی کا ہے؟ وزیر اعلیٰ کون ہے کس پارٹی کا ہے؟ کیا لوگوں کی جان کی حفاظت کرنا اسپیکر صاحب کا کام ہے؟ تو ایک بھی وزیر صاحب نہیں ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب ہوتے تو ماشاءاللہ بہت سارے وزیر ہمیں نظر آتے۔ جب وزیر اعلیٰ نہیں ہوتے تو کوئی نہیں آتا۔ کیا آپ کو وزیر اعلیٰ صاحب سے دلچسپی ہے یا عوام سے؟ اسپیکر صاحب! آپ کی ذمہ داری ہے۔ اور میری اپوزیشن سے بھی درخواست ہے۔ اپوزیشن لیڈر ہو یا اُن کے تمام ارکان ہوں۔ اور یہ اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے ذرا وہ تگڑا کردار ادا کرے حکومت کا احتساب کرے بشمول میرے، اور مَیں بھی اس میں شامل ہوں۔ اور اپوزیشن لیڈر سے بھی درخواست ہے کہ ہم سب اکھٹے ہو کر کہ اپوزیشن حکومت کا احتساب کرے۔ تو یہ جو توجہ لاؤ نوٹس اصغر صاحب نے دیا کہ پشین کے حوالے سے، اسمیں ضلع گوادر بھی ہے۔ وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ وہاں بھی، وزیر اعظم صاحب آئے سات لاکھ روپے کا اعلان کیا۔ فی گھر سات لاکھ روپے کیش۔ تو وہاں بھی ماشاءاللہ نہیں ملا۔ وزیر اعظم صاحب دو دفعہ آئے۔ کیونکہ ہم بات تو نہیں کر سکتے۔ پرسوں مَیں نے بات کی تو اُنہوں نے کہا کہ حکومت چلانا ہمارا کام ہے۔ واقعی حکومت چلانا آپ کا کام ہے حکومت چلائیں، اسی لئے آج یہاں نہیں ہیں، پھر بھی عاصم صاحب کا پی ایس محفوظ نہیں ہے۔ حکومت چلا رہے ہیں۔ ظاہر ہے حکومت چلا رہے ہیں۔ پتہ نہیں زمین کے نیچے چلا رہے ہیں یا آسمان کے اوپر چلا رہے ہیں۔ ماشاءاللہ حکومت چلا رہے ہیں۔ تو ہم بات بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حکومت چلانا ان کا کام ہے ہمارا تو نہیں ہے۔

اسپیکر صاحب! میری درخواست ہے آپ سے کہ صوبائی اسمبلی کو بہتر چلائیں۔ مجھ جیسا کارکن بھی اگر اس پارلیمنٹ سے مایوس ہو، اس اسمبلی سے مایوس ہو، ہم تو کیا بلوچستان کے بہت سارے نوجوان اس پارلیمنٹ سے مایوس ہیں۔ بہت سارے لوگ اس پارلیمنٹ سے مایوس ہیں بہت سارے لوگ اس جمہوریت سے مایوس ہیں بلوچ نوجوان آج پہاڑوں کی طرف گئے۔ جبکہ پارلیمنٹ کا یہ کردار ہوگا تو نوجوان مایوس ہونگے، ہم لوگوں کو پارلیمنٹ کی طرف لے جارہے ہیں یا اُس طرف لے جائیں گے۔ نوجوانوں کو ہم کیا پیغام دینگے کہ آپ پارلیمنٹ میں آجائیں ایوان کی طرف آجائیں۔ لوگوں کو مایوس کررہے ہوتے ہیں۔ اسپیکر صاحب! آپ کی ذمہ داری ہے اس ایوان کو بہتر چلانا، منظّم چلانا فعال چلانا، وقت کی پابندی کے ساتھ۔ سب سے پہلے وزیر صاحبان کو وقت پر آنا چاہے۔ جتنے بھی وزراء صاحبان ہیں اُن کو بروقت آنا چاہیے، اپوزیشن کے لوگوں کو وقت پر آنا چاہے، مجھے بھی آنا چاہیے۔ تو مَیں خود اس ایوان کا جو چل رہا ہے، 11:00 بجے شروع ہوتا ہے 12:00 بجے تک۔ بارہ بجے اجلاس ہو، تو 1:00 بجے تک۔ اس کا آپ کوئی نظام بنائیں۔ تنخواہ پر کرتے ہیں۔ جرمانہ پر کرتے ہیں۔ تنخواہ کی کٹوتی پر کریں۔ جو ممبر ایک گھنٹہ دیر سے آئے تو پچاس ہزار اُن کی تنخواہ سے کاٹیں۔ تو انشاءاللہ جب 11:00 بجے اجلاس ہوگا تو یہ لوگ انشاءاللہ مجھے یقین ہے 10:30 پر آیا کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: ہدایت الرحمٰن صاحب! میں آپ کو سو فیصد support کرتا ہوں۔ یا تو آپ کوئی ایک قرارداد لائیں یا پھر مَیں رولنگ کے ذریعے ایک چیز لے آتا ہوں جس کے ذریعے timing کی پابندی کے اوپر اگر لوگ آگے پیچھے ہوتے ہیں تو پھر آپ نے اُن پر جرمانہ رکھنا ہوگا۔ اور پھر آپ نے مشترکہ طور پر اُس چیز کی support کرنی ہے۔ جی ظفر صاحب۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! شکریہ جیسا کہ سب بھائیوں نے، ممبران نے اس پر بات کی۔ باہر جو دھرنا بیٹھا ہوا ہے زمیندار لوگ آئے ہوئے ہیں اُنکا ایک پوائنٹ جو بہت ضروری ہے میں خود ابھی پشین سے سفر کرکے یہاں پہنچا ہوں۔ کسٹم کا جو رویہ ہے جناب اسپیکر! یہاں زمیندار ایکشن کمیٹی کے جو ممبران ہیں ان لوگوں نے یہ بھی point raise کیا ہے کہ یہاں لوگوں سے پیسے لیے جاتے ہیں۔ اب کسٹم والے جہاں یارو چیک پوسٹ ہے، جناب اسپیکر! یہ ایک اپنی حیثیت سے ایک عرصہ دراز سے وہاں ہیں۔ مگر وہاں یہ ہوتا ہے کہ یہاں سے جب زمیندار ایکشن کمیٹی والے یا زمیندار کے لوگ جو وابسطہ لوگ ہوتے ہیں، کوئٹہ سے شمسی وغیرہ لے کر یا چمن لے جاتے ہیں یا پشین لے جاتے ہیں یا ژوب یا گوادر لے جاتے ہیں، جدھر بھی، وہاں ان لوگوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس کو سیریس لیں یہ بہت سیریس ایشو ہے اور وہ فرٹیلائزر یہاں کوئٹہ سے خریدتے ہیں آپ کا جو مین حب ہے کوئٹہ سے پشین لے جاتے ہیں۔ یا چمن یا ژوب لے جاتے ہیں۔ تو عرض یہ ہے جناب اسپیکر! کہ اسکو کسٹم والے کو وہاں اس کی ایک

stricly ایک کمیٹی بناتے ہیں وہ آپ کا right ہے۔ یہاں منسٹر صاحبان یا آپ یہاں کسٹم کلکٹر کو خود بلائیں۔ یہ بہت سیریس ایشو ہے۔ اور وہاں پرمٹ کا جو لیگل کام ہوتے ہیں، اُن لوگوں سے بھی پیسے لیتے ہیں۔ لہٰذا یہ بہت شرمندگی کی بات بھی ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا! آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ عام لوگوں سے بھی پیسے لیے جاتے ہیں؟

سیّد ظفر علی آغا: عام لوگوں سے بھی پیسے لیے جاتے ہیں اور جو لوگ یہاں سے خرید وفروخت کر کے اپنے ضلع میں لے جاتے ہیں، جو میں نے چیزیں raise کی ہیں، پوائنٹ آؤٹ کی ہیں، اُس پر یہ لوگ تنگ کرتے ہیں، دو گھنٹے اُن کو روڈ پر کھڑا کر کے اُنکی تذلیل کی جاتی ہے اور ان کو بعد میں پھر چھوڑا جاتا ہے in case of کہ وہ اپنی پیمنٹ جمع کریں۔ لہٰذا یہ ایک اہم اور سیریس ایشو ہے میں اپوزیشن لیڈر سے بھی اور حکومتی بینچز سے بھی یہی، ہمارے اپوزیشن لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ایک کمیٹی بناتے ہیں تو اسکی باقاعدہ سوشل میڈیا پر بار ہا ویڈیوز پڑی ہیں۔ یار و چیک پوسٹ فی الفور اس کے اوپر ایکشن لیا جائے کہ یہ ناروا سلوک لکپاس پر بھی ہوتا ہے۔ یہاں ممبران حضرات بیٹھے ہیں وہ بھی اُسکی نشاندہی کر دیں گے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اس کے اُوپر stricly action لیا جائے تاکہ لوگوں کو یہ نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جی فرح عظیم شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر صاحب! شکریہ میں لاء اینڈ آرڈر کی situation پر جو بات ہو رہی ہے اس پر میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔ سب سے پہلے تو میر عاصم کرد گیلو کے PS کی جو شہادت ہوئی ہے، اُس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں لاء اینڈ آرڈر اگر ہمارا بلوچستان ہے، جب میں پہلے بھی ایم پی اے تھی تو پولیس کے حوالے سے ہم نے ایک قرارداد پیش کی تھی اسمبلی میں کہ پولیس ریفارمز بہت ضروری ہیں۔ کیونکہ جو آپ کے قانون نافذ کرنے والے ادارے ہیں ان کا بہتر طور پر کام کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ پولیس بہت اہم role play کر سکتی ہے آپ کے پورے سٹی میں گلی محلّہ، ہر جگہ پر پولیس سٹیشن موجود ہے۔ ایک تو پولیس کو ہمیں زیادہ facilitate بھی کرنا چاہیے اور دوسرا پولیس ریفارمز بہت ضروری ہیں۔ کیونکہ ہمارے یہاں سارے محترم ایم پی ایز، ہمارے منسٹرز، سب یہاں بیٹھے ہیں کہ اپنے اپنے علاقوں میں پسندیدہ آفیسرز کو لگانا بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ جب تک آپ پولیس سے سیاست ختم نہیں کریں گے، حالات یونہی رہیں گے۔ دیکھیں جان و مال کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اور پھر انصاف۔ آپ یہ دیکھیں کہ انصاف اگر صحیح طریقے سے مہیا کیا جائے اور قانون برابر ہو، وہی امیر کے لیے ہو، وہی غریب کے لیے ہو اور قانون سخت ہو اور سزائیں بھی دی جائیں تب ایسے حالات پیدا نہیں ہوتے ان کو ہم کنٹرول کر سکتے ہیں۔

بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: شکریہ اب اسمبلی کی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں۔**قومی مالیاتی کمیشن این ایف سی ایوارڈ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔** وزیر برائے محکمہ خزانہ! آئین کے آرٹیکل 160 شق (3ب) کی شرائط کے مطابق کے تحت قومی مالیاتی کمیشن(NFC) ایوارڈ کے عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ بابت (جولائی تا دسمبر 2021ء) ایوان کے سامنے پیش کریں۔...on bhelf of

وزیر زراعت و کوآپریٹوز: میں علی مدد جتک، وزیر خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 160 شق (3ب) کے شرائط کے مطابق کے تحت قومی مالیاتی کمیشن (NFC) ایوارڈ کے عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ بابت (جولائی تا دسمبر 2021ء) ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قومی مالیاتی کمیشن(NFC) ایوارڈ کے عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ بابت (جولائی تا دسمبر 2021ء) ایوان کے سامنے پیش کردی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: **آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔** وزیر خزانہ! آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''پراجیکٹ ڈائریکٹر بحالی پسنی فش ہاربر'' برائے مالی سال 12-2011ء تا 19-2018ء آڈٹ سال 21-2020ء ایوان کی میز پر پیش کریں۔

وزیر زراعت و کوآپریٹوز: میں علی مدد جتک وزیر خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''پراجیکٹ ڈائریکٹر بحالی پسنی فش ہاربر'' برائے مالی سال 12-2011ء تا 19-2018ء آڈٹ سال 21-2020ء ایوان کی میز پر پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''پراجیکٹ ڈائریکٹر بحالی پسنی فش ہاربر'' برائے مالی سال 12-2011ء تا 19-2018ء آڈٹ سال 21-2020ء ایوان میں پیش کردی گئی ہیں۔ لہٰذا قاعدہ 174 کے تحت اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ! آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس 'کنسٹرکشن آف 100 ڈیلے ایکشن ڈیمز اِن بلوچستان پیکیج II(26) ڈیمز کوئٹہ'' برائے مالی سال 12-2011ء تا 21-2020ء آڈٹ سال 21-2020ء ایوان میں پیش کریں۔

وزیر زراعت و کوآپریٹوز: میں علی مدد جتک وزیر خزنہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''کنسٹرکشن آف 100 ڈیلے ایکشن ڈیمز اِن بلوچستان پیکیج II(26) ڈیمز کوئٹہ'' برائے مالی سال

2011-12ء تا 2020-21ء آڈٹ سال 2020-21ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''کنسٹرکشن آف 100 ڈیلے ایکشن ڈیمز اِن بلوچستان پیکیج II(26) ڈیمز کوئٹہ'' برائے مالی سال 2011-12ء تا 2020-21ء آڈٹ سال 2020-21ء ایوان میں پیش کر دی گئی ہے۔ لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیرِ خزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ بر ''کوئٹہ سٹی روڈ پراجیکٹ'' حکومتِ بلوچستان برائے مالی سال 2012-13ء تا 2015-16ء آڈٹ سال 2017-18ء ایوان میں پیش کریں۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: میں علی مدد جتک وزیرِ خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ بر ''کوئٹہ سٹی روڈ پراجیکٹ'' حکومتِ بلوچستان برائے مالی سال 2012-13ء تا 2015-16ء آڈٹ سال 2017-18ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسپیشل آڈٹ رپورٹ بر ''کوئٹہ سٹی روڈ پراجیکٹ'' حکومتِ بلوچستان برائے مالی سال 2012-13ء تا 2015-16ء آڈٹ سال 2017-18ء ایوان میں پیش کر دی گئی ہیں۔ لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

محترمہ شاہدہ رؤف: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر یہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اُس میں جارہی ہے میرے نالج میں نہیں ہے کہ آیا کمیٹیز بن چکی ہیں اس ہاؤس کی؟ اِس کو تو پلیز کلئیر کر دیں کہ کون سی کمیٹیز کے پاس اسکو آپ ریفر کر رہے ہیں۔ کیا اس وقت اسمبلی کی کمیٹیاں بن چکی ہیں کہ اُن کو آپ ریفر کر رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: جی بالکل، آپ کا سوال درست ہے۔ اور کمیٹیاں بنیں گی جیسے ہی کمیٹیاں بنتی ہیں اُنکے حوالے کر دی جائیں گی۔ یہاں اسمبلی کی کارروائی تو کرنی پڑتی ہے ناں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: مَیں اِسی چیز کی بات کر رہی تھی کہ ہم تو blank بیٹھے ہوئے ہیں اور فٹافٹ اِتنی ساری books ہمارے سامنے لاکے پھینک دی گئی ہیں۔ اور آپ بھی کہہ رہے ہیں کہ فلاں کمیٹی، تو کم از کم یہ مَیں نے آپ سے پچھلی اسمبلی کے اجلاس میں بھی کہا تھا کہ کمیٹیاں تو فی الفور بنی چاہئیں جو ابھی تک نہیں بن سکی ہیں۔ آپ نے اُس قت مجھے یہ کہا کہ یہ وزیراعلیٰ کا اختیار ہے۔ ظاہر ہے کہ اُس وقت کیبنٹ نہیں بنی تھی اب تو بن چکی ہے۔ اگر آپ نے اس ہاؤس کا بزنس چلانا ہے تو آپ کو فوری طور پر سی ایم صاحب سے کہنا چاہیے کہ وہ کمیٹیز بنائیں تاکہ اس ہاؤس کا بزنس پراپرلی چل سکے۔ than you

جناب اسپیکر: میڈم! مَیں اس وقت آپ کیلئے بھی اور پورے ایوان کے لیے بھی کہتا ہوں کہ یہ کتابیں جو رکھی جاتی

ہیں ناں یہ پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ پڑھتی نہیں ہیں اور ممبرز بھی نہیں پڑھتے ہیں۔ اور پھر اس کے مطابق وہ یہاں بولتے ہیں۔۔۔ (مداخلت) سنیں، سنیں آپ سنیں تو صحیح میڈم! آپ سنیں تو صحیح۔ مہربانی کر کے، مَیں نے بات پوری نہیں کی اور آپ بیچ میں بول پڑی ہیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب آپ پڑھیں گی تو یہ جو آڈٹ کمیٹیاں ہیں، یہ میرا کام نہیں ہے، یہ اسمبلی کا کام نہیں ہے یہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کا کام ہے کمیٹیاں بنانا۔ لہٰذا یہ سوال اُن سے کیا جائے گا جب یہ پھر آئیں گے۔ پھر تقریباً اُس وقت ہوگی، آپ مجھ سے یہ سوال کر رہی ہیں، مہربانی آپ بیٹھیں پلیز بیٹھیں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: جناب اسپیکر! مَیں آپ سے نہیں کہوں گی، مَیں آپ کے ہی ریفرنس سے چاہے وہ اپوزیشن لیڈر ہے، چاہے وہ سی ایم صاحب ہیں، ظاہر ہے میں تو یہاں اس ہاؤس میں آواز اٹھا رہی ہوں۔ میرا تو فورم ہی یہی ہے۔ اور میں آپ ہی کے توسط سے اپنی آواز پہنچا رہی ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا، done,done. مہربانی۔ وزیر خزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''ڈائریکٹر جنرل زراعت (ریسرچ) حکومت بلوچستان'' برائے مالی سال 17-2016ء تا 2020-21ء آڈٹ سال 2020-21ء ایوان میں پیش کریں۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: میں علی مدد جتک وزیر خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''ڈائریکٹر جنرل زراعت (ریسرچ) حکومت بلوچستان'' برائے مالی سال 17-2016ء تا 2020-21ء آڈٹ سال 2020-21ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسپیشل آڈٹ رپورٹ برا کاؤنٹس ''ڈائریکٹر جنرل زراعت (ریسرچ) حکومت بلوچستان'' برائے مالی سال 17-2016ء تا 2020-21ء آڈٹ سال 2020-21ء ایوان میں پیش کر دی گئی ہیں۔ لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 17 مئی 2024ء بوقت صبح 11:00 بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 12 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆